



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک بازاری عورت فاحشہ جو زنا کی کمائی سے گزارہ کرتی ہے۔ مسجد میں تیل ڈالتی ہے۔ اور اس کو اپنے گناہوں کا کفارہ خیال کرتی ہے۔ کیا یہ عمل اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکتا ہے۔ اور کیا اس سے بچاؤ پاک کمائی کا تیل دوسرے لوگوں کی مسجد میں ڈالے ہوئے تیل میں شامل ہو کر مسجد میں نماز و تلاوت قرآن شریف کے واسطے شرعاً استعمال ہو سکتا ہے۔ کیا امام مسجد یا کوئی اور حاضر الوقت مسلمان اس فاحشہ عورت کو تیل ڈالنے سے روک دے۔ اور اگر وہ عورت نہ رکے تو ایسی صورت میں متولی مسجد کو کیا کرنا چاہیے۔ قرآن و حدیث سے جواب مطلوب ہے۔ اور اس سوال کے جس قدر ہلویا حصے ہیں۔ ان میں سے جواب دیتے وقت کوئی بھی نظر انداز نہ کیا جاوے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بحکم حدیث مہربانی غیث ((مشکوٰۃ باب الکسب) زانیہ کی کمائی حرام ہے۔ اور بحکم حدیث لا تقبل الا الطیب (ایضاً باب الکسب) حرام کمائی قبول نہیں یعنی اس کا ثواب مطلق کوئی نہیں دونوں حدیثوں کے ملائے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ ایسے تیل سے انفرادی یا دوسرے سے لاکر بھی کسی طرح اس کو مسجد میں جلوانا یا اس سے فائدہ اٹھانا حلال نہیں۔ ہر ایک شخص مسلمان کا فاحشہ عورت کو روکنے کا اسی طرح حق ہے جس طرح کہتے اور سور کو مسجد میں آنے سے روکنے کا حق ہے۔ اگر نہ روکے تو متولی اس کے تیل کو نامی میں پھینک دے۔ جیسے کہ ایک حدیث میں ایک نو مسلم کے بارے میں آیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تیرا ایمان تو قبول کرتا ہوں لیکن تیرا مال قبول نہیں کرتا۔ ((اہل حدیث امرتسر 3 رجب سن 1337ھ

(فتاویٰ شنائیہ - جلد 3912-392)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 110

محدث فتویٰ